104803-جب بیوی کو کہا: تجھے طلاق اس سے وہ جھوٹ مراد لے رہا تھا یا پھر طلاق نہیں چاہتا تھا

سوال

میرے خاوند کے مجھ پر شکوک وشبہات کی بنا پر میرے اور خاوند کے مابین بہت شدید جھگڑا ہوا اور میرے اور اس کے مابین بہت لمبا مناقشہ اور بات ہوئی جس میں سب وشتم اور گالی گلوچ اور لعن طعن بھی تھی جس کے نتیجہ میں میں اور خاوند دونوں ہی پھٹ پڑے . . .

میں نے خاوند سے طلاق طلب کی اور اس کے ردفعل میں خاوند نے مجھے طلاق دے دی اور وہ طلاق دیتے وقت بہت غضبناک تھا . . .

اس کے تین سال بعد میرے اور اس کے مابین ایک بار پھر جھگڑا ہوا، میرے حمل اور اس کے اسلوب (سب وشتم میں) کے باعث میں نے اس سے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور کمرہ میں داخل ہو کر کمرہ کو بند کر دیا، تو اسے خوف پیدا ہوا کہ میں اپنے آپ اور پیٹ میں موجود اس کے بچے کو نقصان نہ دے بیٹھوں اس نے مجھے نکالنے کے لیے دروازے کے پیچھے سے کہا ٹھیک ہے تجھے میں نے طلاق دی، لیکن اس کی نیت میں طلاق نہ تھی . . .

برائے مہربانی یہ بتائیں کہ دونوں حالتوں میں شرعی دلائل کے مطابق طلاق ہوئی یا نہیں، حتی الامکان جواب جلد دیں کیونکہ میں بہت پریشان ہوں.

پسندیدہ جواب

خاوند کے شدید غصہ کی حالت میں پہلی طلاق تو واقع نہیں ہوئی، جیسا کہ سب اہل علم کا مسلک ہے، اور غصہ کی اقسام اور اس کی طلاق پر تاثیر کے متعلق تفصیلی جواب سوال نمبر (22034) میں بیان ہو چکی ہے، اس لیے آپ اس کا مطالعہ کریں.

رہا مسئلہ دوسری طلاق کا جو کہ خاوند کا یہ کہنا تھا: ٹھیک ہے میں نے تمہیں طلاق دی" اس سے ایک طلاق واقع ہو جائیگی.

اور یہاں خاوند کی نیت کا اعتبار نہیں کیا جائیگا کیونکہ طلاق صریح الفاظ میں ہوئی ہے جس میں نیت کی کوئی ضرورت نہیں.

اور اگر فرض کریں کہ خاوند نے بیوی کو کہا: میں نے تجھے طلاق دی، اور وہ اس سے اسے جھوٹی خبر دینا چاہتا تھا تو بھی طلاق واقع ہو جائیگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کہے کہ میں نے اسے طلاق دی اور وہ اس سے جھوٹ کا ارادہ رکھتا ہو تو بیوی کو طلاق ہو جائیگی؛ کیونکہ طلاق کے صریح الفاظ سے بغیر کسی نیت کے طلاق واقع ہو جاتی ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی (306/7).

چنانچہ خاوند کا بیوی کو کہنا: میں نے تجھے طلاق دی یعنی اب، یا میں نے پہلے سے ہی طلاق دے دی ہے، حالانکہ وہ اس میں جھوٹا تھا، اس سے طلاق ہو جائیگی.

لیکن آپ نے بیان کیا ہے کہ آپ کو اس چیز پر ابھارنے اور آمادہ کرنے والی چیز یہ خدشہ تھا کہ کہیں وہ پیٹ میں موجود بچے کو تکلیف نہ دے، اگر تو یہ خوف صحیح تھا اور اس کا سبب بھی ہو وہ یکہ اس کے ظن غالب پر یہ تھا، تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ ایک طرح کا جبر اور اکراہ ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی, واللہ اعلم.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" عقل پر پردہ ہونے کی حالت میں طلاق نہیں ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2046) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (2047) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اغلاق کا معنی جبر اور شدید غصہ ہے.

خاوند اور بیوی دونوں کو اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے آپس میں حسن سلوک کا معاملہ کرنا چاہیے، اور وہ اپنے سب حالات میں طلاق کا ذکر کرنے سے اجتناب کریں، کیونکہ مشکلات کا علاج اس طرح نہیں کیا جاتا، بلکہ اس طلاق کے استعمال سے تو مشکلات میں اور اضافہ ہوتا ہے، اور ہو سکتا ہے ان کے نہ چاہتے ہوئے بھی طلاق ہو جائے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ میں محبت و مودت پیدا فرمائے، اور آپ کو اپنی اطاعت و پسندیدگی والے اعمال کرنے کی توفیق بخشے.

واللہ اعلم

.